

بچوں اور خواتین کے حقوق

تدریسی مقاصد

اس باب کے پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ۱۔ لفظ ”بچہ“ کی تعریف کر سکیں۔
- ۲۔ بچوں کے حقوق پر معاہدہ کے ضرورت کی وضاحت کر سکیں۔
- ۳۔ بچوں کے معاہدہ میں دیئے گئے حقوق کے تحفظ، فراہمی اور شرکت کی بنیاد پر درجہ بندی کر سکیں۔
- ۴۔ اُن بنیادی اصولوں کی تشریح کر سکیں جن پر بچوں کے حقوق کا معاہدہ اساس ہے۔ یعنی بچوں کے مفادات، عدم امتیاز، بقاء، ترقی اور شرکت۔
- ۵۔ بچوں کے حقوق کا موجودہ دستاویزات کا اسلام میں بچوں کو دیئے گئے حقوق سے موازنہ کر سکیں۔
- ۶۔ یکس (مادہ وز) اور جنڈر (مذکر و مونث) میں فرق کر سکیں۔
- ۷۔ خواتین کے حقوق پر ایک معاہدہ کی ضرورت کی وضاحت کر سکیں۔
- ۸۔ خواتین کے خلاف امتیازات کے خاتمہ کے معاہدہ کی روشنی میں یہ دیکھ سکیں کہ کس حد تک خواتین کو یہ حقوق یقینی بنائے گئے ہیں۔
- ۹۔ خواتین کے حقوق پر مبنی موجودہ ہم عصر دستاویزات کا اسلام میں دیئے گئے خواتین کے حقوق کے ساتھ موازنہ کر سکیں۔

بچے
(Children)

ہر وہ انسان بچہ ہے جو ابتدائی عمر میں ہوتا یا ہوتی ہے اور جن کا انحصار والدین پر ہوتا ہے۔ وہ عملی زندگی میں قدم رکھنے اور خود انحصاری کے قابل نہیں ہوتا۔ مختلف ممالک نے بچوں کیلئے عمر کی ایک حد مقرر کی ہے جو دنیا بھر میں یکساں نہیں ہے۔ سی آر سی (Convention on Right of Children (CRC) کے مطابق بچے سے مراد ہر وہ انسان جس کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو۔

بچوں کے حقوق پر معاہدہ کی ضرورت

(Need of a Convention on the Rights of Children)

دنیا بھر میں بچوں کے ساتھ زیادتی ہوتی رہی ہے۔ ان کے بنیادی حقوق پامال ہوتے رہے ہیں اور اکثر بچوں کو غیر انسانی سلوک کا سامنا ہے۔ دنیا بھر میں بچوں بچیوں سے جبری مشقت کا رواج عام ہو رہا تھا۔ یہ ظلم ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک میں خطرناک حد تک پایا گیا۔

یتیم، بے سہارا، غریب اور معذور بچوں کو غیر انسانی رویوں کا سامنا تھا اور ہے جس کو کنٹرول کرنا ہر لحاظ سے مہذب دنیا کی ذمہ داری ہے۔

بچے بھی انسان ہیں اور معصوم ہیں جنہیں والدین کی محبت اور معاشرے کی شفقت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کی صحت، تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین کی نگرانی اور دیکھ بھال اور حکومت کی طرف سے ان کیلئے خصوصی سہولیات اور تفریحی مقامات کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے۔ اسلئے ایک ایسے معاہدہ کی ضرورت تھی کہ والدین اور حکومت کو اپنے فرائض ادا کرنے پر مجبور کیا جائے۔

عالمی سطح پر بچوں کے حقوق کا کنونشن تو منظور اور لاگو کر دیا گیا لیکن شاید اس سے مقصد اب بھی حاصل نہ ہو سکا۔ بچوں کی حق تلفیاں جاری و ساری ہیں۔ بچوں کی حق تلفی کے نئے طریقے اور انداز اختیار کئے گئے ہیں۔ اسلئے

ضرورت اس امر کی ہے کہ کنونشن کو عملی شکل دینے کیلئے ممالک کو مجبور کیا جائے کہ اس سلسلے میں ٹھوس اور مکمل منصوبہ بندی اور اقدامات کریں۔

✓ سی آر سی میں بچوں کے تحفظ کے حقوق (Protection to Children rights in CRC)

بچوں کے حقوق کا معاہدہ 2 ستمبر 1990ء سے نافذ العمل ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام ممالک نے اس معاہدے کی توثیق کی مگر امریکہ اور صومالیہ نے اس کی توثیق نہیں کی۔ کوئی بھی ملک اس معاہدے کا حصہ بن سکتا ہے اور ہر رکن ملک کو اس کی توثیق کرنی پڑتی ہے جسے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے پاس جمع کرانا پڑتا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے بچے کے تحفظ کے حقوق یہ ہیں:

- ۱- معاہدہ کے دیباچہ کے مطابق خاندان معاشرہ کی ایک بنیادی اکائی ہے اور اسکے کے ارکان خصوصاً بچوں کی فلاح اور نشوونما کیلئے ایک فطری ماحول ہے۔ ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ اس ادارے کو مدد اور تحفظ فراہم کریں تاکہ اس کے ارکان معاشرہ میں اپنی پوری ذمہ داریاں سنبھال سکیں۔
- ۲- دیباچہ کے مطابق ممالک کے خیال میں رہے کہ بچے پیدائش سے پہلے اور بعد میں اپنی جسمانی اور ذہنی ناچنگی کی وجہ سے خصوصی توجہ اور تحفظ کا تقاضا کرتے ہیں۔
- ۳- معاہدے کی دفعہ 2.2 کے مطابق فریق ممالک والدین، خاندان کے ارکان اور سرپرست کے نظریات کی وجہ سے، اُن کی رائے کی وجہ سے اور اُن کی سرگرمیوں و حیثیت کی وجہ سے اُن کے بچوں کو امتیازات اور سزاؤں سے تحفظ کو یقینی بنائے۔
- ۴- دفعہ 3.2 کے مطابق رکن ریاستیں بچوں کے ایسے خیال اور تحفظ کی ذمہ دار ہیں جو بچوں کی فلاح کا سبب بنیں۔ اس حوالے سے والدین، قانونی ورثاء و سرپرستوں کے حقوق و فرائض کو مد نظر رکھا جائے گا۔ ریاستیں اس مقصد کیلئے قانون سازی کریں اور انتظامی اقدامات کریں۔
- ۵- دفعہ 16 کے مطابق کسی بچے کی ذاتی زندگی خاندان اور خط و کتابت میں غیر قانونی مداخلت نہیں کی جائے گی اور نہ اُن کی عزت اور شہرت پر غیر قانونی حملہ کیا جائے گا۔ بچوں کو اس حوالے سے قانونی تحفظ حاصل کرنے کا حق

حاصل ہے۔

۶- دفعہ 19 ریاستوں کیلئے بچے کو جسمانی، ذہنی تشدد اور زخمی کرنے سے بچانے کیلئے مناسب قانون سازی، انتظامی اقدامات اور معاشرتی و تعلیمی اقدامات لینا لازمی ہے۔

۷- معاہدہ کے دفعہ 20 کے مطابق ریاستوں کیلئے لازمی ہے کہ بچوں کو ایسے ماحول سے خصوصی تحفظ فراہم کریں جس میں وہ اپنے خاندانی ماحول سے جدا کر کے رکھے گئے ہوں اور وہ ماحول اُن کے مفادات کیلئے مناسب نہ ہو۔

ایسے بچوں کیلئے ریاست رضاعی ماؤں کا انتظام کرے، دارالکفالتہ بنائے، گود لینے، اپنانے یا مٹھنی بنانے کا انتظام کرے یا مناسب اداروں میں پرورش کا انتظام کرے لیکن بچوں کے نسلی، انسانی، مذہبی اور ثقافتی پس منظر کو مد نظر رکھا جائے۔

۸- دفعہ 21 کے مطابق بچے کو اپنانے، مٹھنی بنانے یا گود لینے کے دوران ریاستوں کو دیکھنا چاہیے کہ اس میں بچوں کا مفاد موجود ہے اور یہ کہ اس کا اختیار مجاز ادارے نے قانون کے اندر رہتے ہوئے دیا ہے۔

۹- دفعہ 32 کے مطابق ریاستیں بچوں کو ان حالات میں تحفظ دیں گی: اقتصادی استحصال، خطرناک اور نقصان دہ کام، ایسے کام جو اُن کی تعلیم کیلئے رکاوٹ ہوں، ایسے کام جو اُن کی، ذہنی، جسمانی، روحانی، اخلاقی اور سماجی ترقی کیلئے نقصان دہ ہوں۔ ریاستیں اس مقصد کیلئے قانون سازی، انتظامی، سماجی اور تعلیمی اقدامات اٹھانے کی پابند ہیں۔

۱۰- معاہدہ کی دفعہ 33 کے مطابق ریاستیں بچوں کو نفسیات کے استعمال اور ان کے کاروبار سے بچانے کی پابند ہیں۔

۱۱- معاہدہ کے دفعہ 35 کے مطابق رکن ممالک بچوں کی خرید و فروخت کی روک تھام کیلئے اقدامات اٹھانے کی پابند ہیں۔

۱۲- معاہدہ کے دفعہ 37 کے مطابق ریاستیں اس بات کی پابند ہیں کہ بچوں کو غیر انسانی، اذیت ناک اور ظالمانہ سزاؤں اور کردار کش سلوک سے تحفظ فراہم کریں۔ اٹھارہ سال سے کم عمر بچوں کو کوئی بڑی سزا یا عمر قید کی سزا نہ دی جائے۔ اُن کی آزادیوں کو ختم نہ کیا جائے۔ اُن کی قید اور نظر بندی کو قانون کے مطابق بطور آخری تھپتھپار استعمال کیا جائے۔ ایسے بچوں کو خاندان کے ارکان سے رابطہ رکھنے کی اجازت ہوگی، انہیں بڑی عمر کے قیدیوں سے دور رکھا جائے گا اور ان کی قانون تک رسائی سہل بنائی جائے گی۔

۱۳- دفعہ 38 کے مطابق بچوں کو جتنی وسیع ریاستی جنگوں سے دور رکھا جائے گا اور بچوں کو فوج میں بھرتی نہیں کیا جائے گا۔ جنگ زدہ بچوں کو خصوصی تحفظ اور توجہ دی جائے گی۔

۱۴- معاہدہ کے دفعہ 40 کے مطابق بچوں کو سزا دینے کیلئے تمام قانونی تقاضوں اور احتیاط کو مد نظر رکھا جائے گا اور یہ خیال رکھا جائے گا کہ اس دوران بچوں میں وقار کا احساس پیدا ہو اور وہ انسانی حقوق اور آزادیوں کے قدر دان بنیں۔ یہ کہ بچے معاشرہ کے فعال رکن بننے کے قابل بن جائیں۔

بچوں کے حقوق کے بارے میں آری میں بچوں کو فراہمی کے حقوق کے بارے میں آری میں

(Provision of rights of Childem in CRC)
Provision

بچوں کے حقوق کے عالمی کنونشن میں دیئے گئے فراہمی کے حقوق درج ذیل ہیں:

- ۱- کنونشن کے دباچہ میں ریاستوں پر زور دیا گیا ہے کہ بچوں کو خصوصی امداد اور توجہ کی فراہمی کی ضرورت ہے۔
- ۲- دفعہ 4 کے مطابق ریاستوں کو پابند کیا گیا ہے کہ اس کنونشن میں بچوں کو دیئے گئے حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور اس مقصد کے لئے قانون سازی، انتظامی اور دیگر مناسب اقدامات اٹھائیں۔ ریاستیں اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اور عالمی تعاون کو بروئے کار لاتے ہوئے بچوں کے معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔
- ۳- دفعہ 6 کے مطابق فریق ریاستیں بچوں کی بقاء اور ترقی کو مکمل حد تک یقینی بنائیں۔
- ۴- معاہدہ کی دفعہ 7 کے مطابق ریاستیں بچوں کے ان حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائیں کہ پیدائش کے بعد اس کا اندراج کر دیا گیا ہے؛ پیدائش سے نام رکھنے تک کے حقوق؛ قومیت دینے کا حق اور والدین کی طرف سے خیال اور توجہ کا حق۔
- ۵- دفعہ 8 کے مطابق ریاستیں بچوں کے حقوق کا احترام یقینی بنائیں تاکہ بچے اپنی شناخت کو محفوظ کر سکیں جس میں ان کی قومیت، نام اور خاندان سے تعلق وغیرہ شامل ہیں اور ان حقوق میں غیر قانونی مداخلت کو روکا جائے۔ اگر کسی بچے سے شناخت کے کسی حصے کا حق لیا گیا ہے تو ریاستیں بچوں کو ان کی شناخت کی بحالی میں مدد اور تحفظ فراہم

کریں۔

۶- دفعہ 9.3 کے مطابق فریق ریاستیں ایسے بچوں کو والدین سے تعلقات استوار کرنے اور براہ راست رابطے پیدا کرنے کے مواقع دیں گی جو ایک یا دونوں ماں باپ سے جدا کئے گئے ہوں بشرطیکہ یہ مواقع بچے کے مفاد کے خلاف نہ ہوں۔

۷- بچوں کے حقوق کے کنونشن کے دفعہ 18 کے مطابق ریاستیں اس اصول کو تسلیم کریں گی اور اس پر عمل یقینی بنائیں گی کہ بچے کی نشوونما اور ترقی دونوں والدین یا قانونی ورثاء کی ذمہ داری ہے۔ ریاست والدین کو اس سلسلے میں سہولیات فراہم کرنے کی بھی پابند ہے۔ ریاستیں اس بات کو یقینی بنائیں گی کہ کام کرنے والے والدین اس ذمہ داری سے عہدہ براں ہو سکیں۔

۸- دفعہ 24 فریق ریاستوں کو پابند بناتی ہے کہ بچوں کو ابتدائی صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ تاکہ بچے ہر لحاظ سے محفوظ ہوں۔ ریاستوں کیلئے ایسی سہولیات کی فراہمی یقینی بنانا خصوصاً لازمی ہے جن سے شیرخوار بچوں کی اموات میں کمی واقع ہو؛ بچوں کی خصوصی بیماریاں زیر کنٹرول ہوں؛ مناسب خوراک کی کمی قابو میں ہو؛ صاف پانی میسر ہو؛ ماؤں کیلئے زچگی سے پہلے اور بعد کی بنیادی سہولیات اور ضروریات میسر ہوں؛ بچوں کے حوالے سے والدین کو بنیادی آگہی حاصل ہو؛ روایتی علاج اور ٹوکوں کے نقص بھی والدین کو معلوم ہوں اور والدین بنیادی احتیاطی تدابیر سے واقف ہوں۔

۹- معاہدہ کے دفعہ 26 کے مطابق ہر ریاست بچوں کو معاشرتی تحفظ فراہم کرنے کی پابند ہے۔ یہ سہولیات بچوں کے ورثاء یا والدین کو بھی ملنی چاہئے جو بچے کی نشوونما اور تربیت پر مامور ہوں۔

۱۰- دفعہ 27 کے مطابق ریاستیں بچوں کی معیاری زندگی قائم کرنے کی ذمہ دار ہیں تاکہ بچے جسمانی، ذہنی، روحانی، اخلاقی اور سماجی ترقی کر سکیں۔ ریاستیں اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس حق کو یقینی بنانے کیلئے والدین کو مادی وسائل کی فراہمی اور سہارا دینے والے پروگرام خصوصاً خوراک، کپڑا اور رہائش یقینی بنائیں۔

۱۱- دفعہ 28 کے مطابق ریاست تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اس سلسلے میں مساوی مواقع کی فراہمی، لازمی مفت پرائمری تعلیم، ثانوی تعلیم کی حوصلہ افزائی اور اعلیٰ تعلیم تک رسائی کو آسان بنانا، بچوں کو تعلیمی رہنمائی کی فراہمی اور بین الاقوامی تعاون اہم ہیں۔

۱۲- دفعہ 29 کے مطابق بچے کی تعلیم کا مقصد اسکی شخصیت سازی، ذہنی استعداد اور جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

ہو۔ بچوں میں انسانی حقوق کا احترام، اپنی ذات اور ثقافت کی پہچان، اپنی زبان اور قومی اقدار کی پہچان، بچوں کو ذمہ دار عملی زندگی کیلئے تیار کرنا تاکہ وہ امن، رواداری، جنسی مساوات اور دوستی وغیرہ کو سمجھ سکیں۔

۱۳۔ معاہدہ کی دفعہ 39 کے مطابق ریاستیں پابند ہیں کہ ایسے بچوں کیلئے مناسب اقدامات و سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائیں جو نظر اندازی، استحصال، غلط استعمال، اذیت، غیر انسانی سلوک یا سزاؤں اور جنگ وغیرہ کے شکار رہے ہوں۔

سی آر سی میں بچوں کے شرکت کے حقوق

(Rights of Participation to Children in CRC)

بچوں کے حقوق کے کنونشن میں بچوں کی شرکت کو یقینی بنانے کیلئے درج ذیل اقدامات کا ذکر ہے:

- ۱۔ دفعہ 9 کے مطابق بچوں کو انکے والدین سے ان کی مرضی کے بغیر جدا نہیں کیا جاسکتا تاکہ اسے خاندانی زندگی میں شرکت کا حق حاصل ہو۔
- ۲۔ دفعہ 12 کے مطابق بچوں کے مفادات کے حوالے سے ان کی رائے کو اہمیت دینی ہوگی۔ اس میں بچے کی عمر اور سمجھ کو مد نظر رکھنا ہوگا۔
- ۳۔ دفعہ 13 کے مطابق بچوں کو اظہار رائے کی آزادی بشمول خیالات و معلومات کی تلاش، حصول اور پھیلانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن کسی کی بے عزتی، قومی سلامتی، امن اور اخلاقیات کی قیمت پر نہیں۔
- ۴۔ دفعہ 14 کے مطابق ریاستیں بچوں کی نگہری، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا احترام کریں گی۔
- ۵۔ معاہدہ کے دفعہ 15 کے مطابق ریاستوں کو بچوں کی تنظیم سازی اور پُر امن اجتماعات کی آزادی کو تسلیم کرنا پڑے

گا۔ بشرط یہ کہ اس سے دوسروں اور ریاست کو نقصان نہ ہو۔

۶۔ دفعہ 17 کے مطابق ریاستیں بچوں کیلئے ذرائع ابلاغ کی اہمیت کو تسلیم کریں۔ بچوں کو میڈیا کے ذریعے معلومات کا حصول ممکن بنایا جائے جو ان کی پائیدار اور صحت مند ترقی کیلئے ضروری ہوں۔ میڈیا ہر قسم کے بچوں کی سمجھ اور زبان کو مد نظر رکھے۔ ریاستیں بچوں کو ایسی معلومات سے بچائیں جو ان کی فلاح اور صحت مند ارتقاء کیلئے خطرناک ہوں۔

۷۔ دفعہ 23 کے مطابق ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ ذہنی یا جسمانی طور پر معذور بچوں کو ایسا ماحول فراہم کریں جس میں ایسے بچے باوقار، باعزت، مکمل اور خود انحصار زندگی گزار سکیں اور وہ معاشرہ میں سرگرم شرکت کر سکیں۔ ریاستیں ایسے بچوں اور ان کے جائز کھیلوں کو اپنے وسائل کے اندر خصوصی سہولیات فراہم کرنے کی بھی ذمہ دار ہیں۔ ریاستیں اس سلسلے میں عالمی تعاون اور معلومات کی آپس میں شراکت کی بھی ذمہ دار ہیں۔

۸۔ دفعہ 30 کے مطابق ایسی ریاستیں جہاں نسلی، مذہبی یا لسانی اقلیتیں وغیرہ ہوں تو ان کے بچوں کو ان کی اپنی ثقافت میں پھلنے پھولنے، اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنی زبان استعمال کرنے کے پورے مواقع دیئے جائیں گے تاکہ وہ اپنی برادری میں بھرپور شرکت کر سکیں۔

۹۔ معاہدہ کی دفعہ 31 کے مطابق ریاستیں بچوں کے آرام و سہولت، کھیل کود اور تفریحی سرگرمیوں وغیرہ کے حقوق تسلیم کریں گی۔ تاکہ بچوں کو ثقافتی، فنون، تفریحی اور آرام کی سرگرمیوں میں شرکت کے مناسب اور مساوی مواقع میسر ہوں۔

بچوں کے حقوق کے کنونشن کے بنیادی اصول

(Basic Principles of CRC)

بچوں کے حقوق کا عالمی کنونشن (Convention on the Right of the Children-CRC) کئی اہم اصولوں پر مبنی ہے۔ معاہدہ پر دستخط کرنے والے ممالک کیلئے لازمی ہے کہ وہ اس معاہدہ کی توثیق کریں یعنی اُن ممالک کے مقتدر ادارے یا حاکم اس کی منظوری دیں۔ یہ منظوری اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے پاس جمع کرانا پڑتی ہے۔ اب تک دنیا کے تقریباً تمام ممالک نے اس پر دستخط کئے اور امریکہ، صومالیہ کے علاوہ سب نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔ صومالیہ نے توثیق کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ اس کی توثیق کرنے والے ممالک اس معاہدہ پر عمل درآمد کے پابند ہیں۔ عالمی معاہدات میں توثیق کے حوالے سے یہ سب سے بڑا معاہدہ ہے یعنی اس کے علاوہ کسی اور معاہدہ کی اتنی بڑی تعداد میں ممالک نے توثیق نہیں کی۔ توثیق کرنے والے ممالک بین الاقوامی قانون کے پابند ہو جاتے ہیں۔ توثیق کرنے والے ممالک کا اس معاہدہ پر عمل مقاصد کی نگرانی کرنا اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق کی کمیٹی کے ذمہ ہے۔ یہ کمیٹی ہر سال اپنی رپورٹ پیش کرتی ہے۔ ریاستوں کی حکومتیں اقوام متحدہ کی کمیٹیوں کو خاص مدت کے اندر اپنی سرگرمیوں اور بچوں کی فلاح و ترقی کے بارے میں رپورٹیں پیش کرتی ہیں اور کبھی کبھی ان حکومتوں کو اس کمیٹی کے سامنے پیش بھی ہونا پڑتا ہے۔

اس معاہدہ کا ایک اہم اصول بچوں کے والدین اور سرپرستوں کا خصوصی کردار ہے۔ بچوں کی پرورش کے ذمہ داروں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ان متعلقین کو خصوصی مراعات اور سہولتوں کی فراہمی کیلئے تاکید کی گئی ہے۔ معاہدہ کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ بچوں کو رائے کے اظہار کی نہ صرف آزادی ہو بلکہ مجاز اداروں کو سُننا بھی پڑے گا اور جہاں مناسب ہو ان پر عمل بھی کیا جائے گا۔ معاہدہ میں اظہار رائے کی آزادی پر زور دیا گیا ہے اور بچوں کو خود یا اپنے نمائندہ کے ذریعے اپنی بات کرنے کا مکمل اختیار دیا گیا ہے۔

بچوں کے حقوق کے عالمی کنونشن میں بچوں کو بڑی سزائیں یا عمر قید وغیرہ کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے تاکہ بچے مستقبل میں ایک مفید اور باعزت شہری بنے۔ اس مقصد کیلئے اُسے اصلاحی قسم کی سزائیں دینے کیلئے کہا گیا ہے۔ بچوں کو سزائیں دیتے وقت انتہائی احتیاط کا مظاہرہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ سزائیں ظالمانہ، غیر انسانی، شدید، اذیت ناک اور شخصیت مسخ کرنے والی نہ ہوں۔ چونکہ یہ معاہدہ ریاستوں کے درمیان ہے۔ اسلئے بچوں کے حقوق کے حوالے سے زیادہ ذمہ داریاں ریاستوں پر

ڈالی گئی ہیں۔ ریاستوں کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس معاہدہ پر عمل درآمد کرنے کیلئے قانون سازی کرے اور انتظامی اقدامات کریں۔ ریاستوں کو اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے سامنے جواب دہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ اس معاہدہ میں بچوں کے مفادات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ریاستوں کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ بچوں کے مفادات کی روشنی میں سرگرمیاں سرانجام دیں۔ اس سے پہلے بچوں کے مفادات کا عالمی سطح پر کوئی خاص خیال نہیں رکھا گیا۔ اس معاہدے کا کلیدی نکتہ یہ بھی ہے کہ بچوں کو عالمی سطح پر مساوی حیثیت دی جائے۔ تمام بچوں اور بچیوں کو رنگ، نسل، مذہب، زبان، جنس، عمر، عقیدہ، جسمانی یا ذہنی کیفیت، حیثیت اور دیگر امتیازات سے بالاتر ہو کر مساوی حیثیت یعنی بنانا اس معاہدہ کا اہم مقصد ہے۔

بچوں کے حقوق کے کنونشن میں دیئے گئے حقوق

اور اسلام میں بچوں کے حقوق کا موازنہ

(Comparison of Rights of Children in Children Rights (CRC)
Convention and Rights of Children in Islam)

ذیل میں بچوں کے حقوق کی کنونشن میں دیئے گئے حقوق اور اسلام میں بچوں کے حقوق کا موازنہ پیش کیا جا رہا ہے:
خاندانی زندگی:

بچوں کے حقوق کے کنونشن میں دیئے گئے حقوق خصوصاً بچوں کے حقوق کے عالمی معاہدہ میں خاندان کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور ریاستوں کو خاندانی زندگی کے تحفظ اور مدد کا پابند بنایا گیا ہے۔ یہ اسلئے کہ خاندان بچوں کی نشوونما کیلئے ایک فطری ماحول فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں بچوں کے حقوق کے حوالے سے خاندانی زندگی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ بچوں کا حق ہے کہ وہ والدین سے محبت اور شفقت حاصل کریں۔ اُن کو مساوی حیثیت ملنا بھی اُن کا حق ہے۔ سورۃ البقرہ آیت 233 کے مطابق ارشاد پاک ہے ”اور مانیں بچوں کو پورے دو سال تک اپنا دودھ پلائیں۔“ اس سے اسلام میں خاندانی زندگی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

عزت نفس کا احترام:

ہی اری میں بچوں کی عزت نفس کا احترام کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ معاہدہ کی دفعہ 16 کے مطابق بچوں کی عزت و شہرت کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے گا۔ دفعہ 37 کے مطابق ریاستیں اس بات کی پابند ہیں کہ بچوں کو غیر انسانی، اذیت ناک اور ظالمانہ مزادوں اور کردار کش سلوک سے محفوظ فرام کرے۔ آپ نے بچوں کی تعلیم کے مطابق بچوں کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اسلام سے پہلے عرب بچوں کو اپنی ملکیت (جائیداد) سمجھتے تھے۔ قرآن نے اس کی سختی سے نفی کی۔ بچوں کے عالمی کنونشن میں بھی اس کی نفی کی گئی ہے۔ دفعہ 19 کے مطابق ریاستوں کیلئے بچے کو جسمانی اور ذہنی تشدد، زخمی کرنے یا اُنکے ناجائز استعمال، نظر اندازی، بُرے سلوک اور استحصال وغیرہ سے بچانے کیلئے مناسب قانون سازی، انتظامی اقدامات اور معاشرتی و تعلیمی اقدامات لینا لازمی ہے۔ قرآن میں اُنہیں آجوں میں متم بچوں اور بچیوں کے ساتھ سخت اور ظالمانہ سلوک کی ممانعت کی گئی ہے۔ بچوں کا حق ہے کہ اُن کو جسمانی اور اخلاقی نقصان سے بچایا جائے۔ اسلام میں بچوں کو وراثت کا حق دیا گیا ہے۔

رضاعی ماں اور گود لینا:

معاهدہ کی دفعہ 20 کے مطابق ریاست یتیم بچوں کیلئے رضاعی ماؤں کا انتظام کرے، اسلامی دارالکفالہ بنائیں، گو لینے، اپنانے یا جھٹکنے کا انتظام کرے یا مناسب اداروں میں پرورش کا انتظام کرے۔ اسلام میں رضاعی ماؤں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ عربوں میں رضاعی ماں کا رواج موجود تھا یعنی بچوں کو دوسری خواتین دودھ پلاتی تھیں۔

منشیات سے بچاؤ:

عالمی معاہدہ میں ریاستیں بچوں کو منشیات کے استعمال اور ان کے کاروبار سے بچانے کی پابند ہیں۔ اسلام میں ہر انسان کیلئے منشیات کے کاروبار اور استعمال پر پابندی ہے۔ اس طرح بچے بھی اس میں شامل ہیں۔

تعلیم:

مخوض میں بچوں کی تعلیم کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ ریاست اور والدین پر کئی ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ تعلیم بچوں کا حق ہے۔ آپ مثلاً بچوں کو اسلام کا ارشاد ہے کہ ایک باپ اپنے بچے کو تعلیم سے زیادہ کوئی اچھی چیز نہیں دے سکتا۔ جنگ بدر میں غیر مسلم یوں کی آزادی کیلئے یہ شرط رکھی گئی کہ جس نے دس مسلمان بچوں کو پڑھایا تو اسے آزادی دی جائے گی۔ اس سے دنیاوی علم اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ بخاری کی کتاب العلم میں ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں ساری رات نوافل پڑھنے میں ارے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ بچے کو ادب سکھائے۔ اسلام میں حصول تعلیم کیلئے کوئی عینی تقربہ نہیں۔

والدین کی ذمہ داریاں

والدین کی ذمہ داریاں

معاہدہ کے دفعہ 7 کے مطابق ریاستیں بچوں کے والدین کی طرف سے اُن کے خیال اور توجہ کا حق یقینی بنائیں۔ معاہدہ میں بچوں پر رحم اور مہربانی کی تاکید کی گئی ہے (اسلام میں بچوں کو کھلانے، کپڑے دینے اور تحفظ دینے کے حقوق دیئے گئے ہیں یہاں تک کہ وہ بلوغت تک پہنچیں۔ قرآن میں سورۃ بقرہ کے مطابق ”اور جس کا بچہ ہے اُس کے ذمہ ہے اُن کا کھانا اور کپڑے کا قاعدہ کے موافق۔“ بچوں کا حق ہے کہ وہ والدین سے محبت اور شفقت حاصل کریں۔ اُن کو مساوی حیثیت ملنا بھی اُن کا حق ہے۔ اُن سب کو مساوی مالی تحفے ملیں حضرت عمرؓ نے ایک باپ اور بیٹے کا فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک بیٹے کے باپ کے اوپر یہ حقوق ہیں کہ بچہ کیلئے ایک اچھی ماں مچن لے، اُسے اچھا نام دے اور اُسے قرآن سکھائے۔ والدین اور قانونی ورثہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں سے پیار و شفقت کریں۔ سب مہار کہ بچوں سے پیار اور شفقت کے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابی ایک دن آپ ﷺ کے ساتھ راستے پر جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیارے بچوں کو اپنے پیارے بچوں کے ساتھ لے کر آیا ہے۔ اچانک حضرت حسنؓ دوڑ نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ بغل گیر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، میں اس سے محبت کرتا ہوں اور ہر اُس سے محبت کرتا ہوں جو اس سے محبت کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اُس کو آج تک نہیں جو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ جو دوسروں پر رحم نہ کھائے اُس پر رحم نہیں ہوگا۔

خرید و فروخت:

بچوں کے حقوق کے عالمی کنونشن میں بچوں کی خرید و فروخت پر قابو پانے کیلئے ریاستوں کو پابند کر دیا گیا

-4-

شماخت:

دفعہ 8 کے مطابق ریاستیں بچوں کے حقوق کا احترام یقینی بنائیں تاکہ بچے اپنی شناخت کو محفوظ کر سکیں جس میں اُن کی قومیت، نام اور خاندان سے تعلق وغیرہ شامل ہیں اور ان حقوق میں غیر قانونی مداخلت کو روکا جائے۔ اگر کسی بچے سے شناخت کے کسی حصے کا حق لیا گیا ہے تو ریاستیں بچوں کو اُن کی شناخت کی بحالی میں مدد اور تحفظ فراہم کریں۔ اسلام سے پہلے کے عرب معاشرہ میں گود لیلے اور اپنانے کا رواج عام تھا۔ گود لیا ہوا یا اختیار کیا ہوا بچہ گود لئے والدین کا نام اور خاندان کا نام

استعمال کرتا۔ اسلام نے اس رواج کی اس انداز میں اسلئے نفی کی کہ اس سے شادی بیاہ اور وراثت کے مسائل پیدا ہوتے تھے۔ اس عمل کو ایک مصنوعی عمل قرار دیا گیا جس میں بچے اور والدین کے نہ خوئی رشتے ہوتے ہیں اور نہ حقیقی جذباتی تعلق۔ بچوں کو اصلی والدین کے نام سے پکارتا چاہیے۔

تحفظ، بقاء اور سلامتی:

بچوں کے حقوق کے عالمی کنونشن میں بچوں کے تحفظ، بقاء اور سلامتی وغیرہ پر زور دیا گیا ہے۔ دفعہ 6.2 کے مطابق فریق ریاستیں بچوں کی بقاء اور ترقی کو کنکرنہ اور بڑی حد تک یقینی بنائیں۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 31 کے مطابق ارشاد خداوندی ہے کہ ”اور اپنی اولاد کو نداداری کے اندیشہ سے قتل مت کرو کیونکہ ہم اُن کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ بے شک اُن کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔“ دیوتاؤں کے نام پر بچوں اور بچیوں کو قربان کرنے کی ممانعت کی گئی اور بچیوں کو معاشرتی بے عزتی سے بچنے کیلئے زندہ دفن کرنے کے رواج کو ختم کر دیا گیا۔ بیٹا اللہ کی نعمت اور بٹی کو رحمت قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بچوں کو مالی تحائف دینے میں انصاف سے کام لو۔ اگر مجھے کسی جنس کو ترجیح دینا ہوتی تو میں مالی تحائف دینے میں لڑکیوں کو لڑکوں پر ترجیح دیتا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی بیٹی ہو اور وہ اُسے زندہ نگاڑے اور اُس کی توہین نہ کرے اور اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دے اللہ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ یتیم بچے:

معاهدہ کے دفعہ 20 میں ایسے بچوں کا ذکر ہے جو والدین سے جدا ہوں تو اُن کی طرف خصوصی توجہ، تعلیم و تربیت اور نگرانی کے انتظامات کی تاکید کی گئی ہے۔ ان میں یتیم بچے بھی شامل ہیں۔ قرآن میں انہیں آیتوں میں یتیم بچوں اور یتیموں کے ساتھ سخت اور ظالمانہ سلوک کی ممانعت کی ہے۔ اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ ان بچوں کے ساتھ نرمی اور انصاف کا سلوک کیا جائے۔ یتیم کو دھوکہ دینے والوں کو خبردار کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یتیم کو کھلانے والے کو بشارت دی گئی ہے۔ جو یتیم کا مال کھاتے ہیں تو جہنم میں اُن کے پیٹ آگ سے بھر دیئے جائیں گے۔ اسلام یتیم کی دولت اور ملکیت کے تحفظ پر بہت زور دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں ساتھ رکھا تو اللہ نے اُس کیلئے جنت لازم ٹھہرا دی سوائے اس کے کہ کوئی ایسا گناہ کرتے جس کی بخشش نہ ہو سکے۔

جسمانی اور اخلاقی تربیت:

معاهدہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بچوں کے جسمانی اور اخلاقی تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ بچوں کو ایسے ماحول سے بچایا جائے جہاں اُن کے جسمانی اور اخلاقی رگاڑ کے امکانات ہوں۔

بچوں کے حقوق کے عالمی کنونشن میں ایسی چیزیں ہیں جن کا ذکر اسلام میں تو نہیں لیکن اسلام نے اُن کی ممانعت بھی نہیں کی بلکہ بالواسطہ انداز سے اُن چیزوں کی حوصلہ افزائی کی۔ مثال کے طور پر معاهدہ کے فریقین چونکہ ریاستیں ہیں اسلئے اس معاهدہ میں ریاستوں پر زیادہ ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں جبکہ اسلام میں والدین کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں اور ریاست کی ذمہ داریوں کا زیادہ ذکر نہیں۔ معاهدہ میں بچوں کے حقوق کے حوالے سے والدین کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے اور ریاستوں کو والدین کے ایسے حقوق یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے جو بچوں کیلئے اہمیت کے حامل ہیں۔ تاہم اسلام میں بچوں پر والدین کے حقوق کے احترام پر زور دیا گیا ہے۔ معاهدہ میں بچوں کے حوالے سے ریاستی قانون سازی کو مرکزی نکتہ قرار دیا گیا ہے جبکہ اسلام میں ایسی قانون سازی کا خاص ذکر نہیں۔ بچوں کو جنگ سے دور رکھنے اور فوج میں بھرتی نہ کرنے کی بات کی گئی ہے۔ اسلام میں جنگ بدر میں بچوں نے جہاد میں عملی حصہ لیا لیکن آپ ﷺ جب بھی اسلامی لشکر کشی کا حکم صادر فرماتے تو ہدایات میں بوڑھوں، عورتوں، فصلوں، جانوروں اور بچوں کو جنگ سے بچانے کی ہدایت دیتے۔ معاهدہ کی دفعہ 15 کے مطابق ریاستوں کو بچوں کی تنظیم سازی اور اُنہیں اجتماعات کی آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔ دفعہ 17 کے مطابق ریاستوں کو بچوں کیلئے ذرائع ابلاغ کی اہمیت تسلیم کرنی پڑے گی۔ بچوں کو میڈیا کے ذریعے معلومات کا حصول ممکن بنایا جائے جو اُن کی پائیدار اور صحت مند ترقی کیلئے ضروری ہوں۔ میڈیا بچوں کی سمجھ اور زبان کو مد نظر رکھے۔ اگرچہ اسلام میں براہ راست یہ حقوق بیان نہیں کئے گئے لیکن انہیں منع بھی نہیں کیا گیا اور آج کی اسلامی ریاست ان حقوق کو لاگو کر سکتی ہے۔

خواتین کے حقوق
Riqāma
(Women Rights)

خواتین دنیا کی نصف آبادی ہے۔ آج دنیا میں ان کے حقوق کا معاملہ بڑے زور و شور سے زیر بحث ہے۔ آکسفورڈ وکشنری کے مطابق خواتین کے حقوق وہ حقوق ہیں جو عورتوں اور مردوں کے درمیان سماجی اور قانونی برابری کی حالت کو فروغ دیتے ہیں۔ دنیا کے ہر معاشرہ اور مذہب میں خواتین کے حقوق مقرر ہیں تاہم اُن کے انداز میں فرق ہے اور کہیں پر ان

حقوق کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا رہا۔ تاہم ہر معاشرہ کو ثقافتی و سماجی اقدار اور مذہبی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کے حقوق کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ جہاں خواتین کو غیر انسانی سلوک کا سامنا ہے اُس کا سدباب بھی ہونا چاہیے۔

نرمادہ (Sex) اور مذکر مونث (Gender)

حیوانات و نباتات میں تولیدی خصوصیات کے حوالے سے دو اقسام ہیں جنہیں نرمادہ کہا جاتا ہے۔ مذکر اور مونث ایسی خصوصیات کو کہا جاتا ہے جو نرمادہ میں فرق کو واضح کرتی ہے۔ مثال کے طور پر انسانی آواز ایک ایسی مذکر یا مونث خصوصیت ہے جسے سُن کر آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ نر کی آواز ہے یا مادہ کی۔ مرد اور عورت معاشرہ میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کرداروں میں فرق ہوتا ہے اور یہ فرق اُن کی مذکر و مونث خصوصیات میں فرق کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تذکیر و تانیث اُن خصوصیات کو کہا جاتا ہے جو ایک ثقافت یا معاشرہ ایک جاندار کو نرمادہ ہونے کی وجہ سے دیتے ہیں۔

جنس مرد و زن یا نرمادہ میں حیاتیاتی، طبعی اور ورثاتی اختلاف کا نام ہے جبکہ مذکر و مونث جنس کی بنیاد پر وہ کردار ہیں جن کا تعین معاشرہ کی سماجی، معاشی، سیاسی اور ثقافتی قوتیں کرتی ہیں۔

خواتین کے خلاف امتیازات ختم کرنے کا کنونشن

اور اسلام میں خواتین کے حقوق کا موازنہ

(Convention on Elimination of Discrimination
Against Woman-CEDAW and Its Comparison with
Women Rights in Islam)

ذیل میں خواتین کے حقوق کے عالمی کنونشن اور اسلام میں خواتین کے حقوق کا موازنہ پیش کیا جا رہا ہے:

مساوی حیثیت اور امتیازات کا خاتمہ:

کنونشن کی دفعہ 2 کے مطابق تمام فریق ریاستیں خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کی مذمت کرتی

تھیں۔ ہر ریاست فوری اور مناسب اقدامات کرے گی تاکہ خواتین کے خلاف امتیازات کا خاتمہ ہو۔ خواتین کی مساوی حیثیت کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔ دفعہ 15 کے مطابق مرد و خواتین کو قانون کی نظر میں مساوی حیثیت دی جائے گی۔ دفعہ 4 کے مطابق مرد و خواتین کیلئے غیر مساوی اور جداگانہ معیار قائم نہیں کئے جائیں گے۔ دفعہ 5 کے مطابق ریاستیں وہ تمام اقدامات اٹھائیں گی جو مرد و خواتین کے درمیان عدم مساوات، تفریق، کسی جنس کی اعلیٰ و ادنیٰ حیثیت اور کسی بھی جنس کے کردار کو بڑھا چڑھا کر دکھانے کا رواج، روایت یا دیگر سرگرمیوں کو ختم کرے۔ دفعہ 13 کے مطابق ریاستیں مرد و خواتین کی سماجی، معاشی اور ثقافتی زندگی میں عدم مساوات و امتیازات کا خاتمہ کرے گی۔

اسلام ایک مکمل مضابطہ حیات ہے۔ اسلام میں خواتین کے حقوق کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ روحانی حقوق سے مراد یہ ہے کہ اسلام مرد و زن کو یکساں حقوق دیتے ہیں۔ کسی کی کسی پر کوئی بالادستی نہیں ہے۔ سورۃ النساء آیت 124 کے مطابق ”جو ایمان والا ہو مرد یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔ اور کچھو رکی گھٹلی کے شکاف کے برابر بھی اُن کا حق نہ مارا جائے گا۔“ اس طرح سورۃ النحل آیت 97 کے مطابق ”جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن ایمان والا ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور اُن کے اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔“ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 195 کے مطابق ”میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہر گز ضائع نہیں کرتا۔“ اسلام میں خواتین کا مرد کے مساوی ہونا اُن کا حق ہے۔ اسلام میں اخلاقی فرائض مساوی ہیں تو اس طرح اخلاقی حقوق بھی برابر ہیں۔ اسلامی قانون کی نظر میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ قرآن کا حکم ہے کہ قاتل مرد ہو یا عورت اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ اگر مقتول کا وارث خواہ مرد ہو یا عورت اگر قاتل کو معاف کریں یا خون بہالیں تو دونوں کو یہ حق حاصل ہے۔ اسلام میں خواتین کو گواہی دینے کا حق حاصل ہے۔

احترام و تحفظ:

کنونشن کی دفعہ 6 کے مطابق تمام فریق ریاستیں خواتین کی خرید و فروخت، استحصال اور کمائی کیلئے جنسی تعلقات پر پابندی لگانے کے ذمہ دار ہونگے۔ دفعہ 9 کے مطابق خواتین کو مرد کے مساوی اپنی قومیت رکھنے یا تبدیل کرنے کا حق ملنا چاہیے۔ انہیں یہ تحفظ دینا ہوگا کہ شوہر کی قومیت لازمی اور جبری طور پر خواتین پر لاگو نہیں۔ اسلام نے خواتین کو مرد کی طرح کئی اقتصادی حقوق دیئے ہیں۔ ایک لڑکی بھی جائیداد رکھ سکتی ہے، اسے بیچ سکتی ہے اور بغیر کسی مشورے کے اپنی جائیداد سے دستبردار ہو سکتی ہے خواہ وراثت شدہ ہو یا کنواری۔ اسلام نے خواتین کیلئے حق مہر مقرر کیا ہے سورۃ النساء کی آیت نمبر 4 کے مطابق ”اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دے دو۔“ مگر انہیں اس بات کا ہے کہ ہم برائے نام مہر مقرر کرتے ہیں جو اچھی

بات نہیں۔ اسلام نے خواتین کیلئے وراثت میں حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔ اسلام میں خواتین کے بطور بیٹی، بیوی، ماں اور بہن کے کئی معاشرتی حقوق مقرر کئے ہیں۔ اسلام سے پہلے لڑکیوں کو پیدائش کے فوراً بعد زندہ دفن کیا جاتا تھا لیکن اسلام نے اس کو منع کیا۔ حدیث پاک میں ذکر ہے کہ ”کوئی شخص بھی دو بیٹیوں کو پالتا ہے اُن کی اچھی طرح دیکھ بال کرتا ہے اور محبت و شفقت سے اُن کی پرورش کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اسلام نے خواتین کو معاشی اور سماجی تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس طرح تہمت لگنے سے تحفظ کا حق بھی عورت کو حاصل ہے۔ سورۃ النور آیت نمبر 4 کے مطابق ”جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کاری کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی اُن کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ فاسق لوگ ہیں۔“ قانونی طور پر خواتین کو شادی کے بعد اپنے نام کے ساتھ باپ یا شوہر کے نام لگانے کا حق حاصل ہے۔

تعلیم:

کنونشن کا دفعہ 10 مرد و خواتین کو حصول تعلیم کیلئے ہر میدان میں مساوی مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس طرح جسمانی تعلیم اور کھیل کود کے مساوی مواقع دیئے جائیں گے۔ اسلام میں خواتین کیلئے تعلیم کی اہمیت اور حق اس حقیقت سے واضح ہے کہ حضرت عائشہؓ کی ایک مشہور طالبہ اروی بنت زبیر کے مطابق آپ نے قرآن فہمی، احکامات کی پیروی، قانون کی پابندی، ادب، شاعری اور تاریخ عرب میں حضرت عائشہؓ سے بڑا سکار کوئی نہیں دیکھا۔ آپؓ طب کا علم بھی رکھتی تھیں اور قانون وراثت میں بھی ماہر تھیں۔ آپؓ نے 88 علماء کو پڑھایا اور 2219 احادیث کی راوی ہیں۔ حضرت صفیہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کی علیت کے بارے میں بھی ثبوت موجود ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ تعلیم حاصل کرنا مرد و زن دونوں کا حق ہے۔

پیشہ و ملازمت:

دفعہ 11 کے مطابق فریق ریاستیں خواتین کو اپنی مرضی کی ملازمت و پیشہ اختیار کرنے کے مساوی مواقع فراہم کرے گی۔ اس حوالے سے خواتین کے ساتھ کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ دورانِ حمل اُن کو خطرناک کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور اس حوالے سے خواتین کو مکمل قانونی تحفظ حاصل ہوگا۔ اسلام میں خواتین کو ملازمت اختیار کرنے کی اجازت ہے بشرط یہ کہ شریعت کے دائرہ کے اندر ہو۔ قرآن و احادیث میں ایسا کوئی ذکر نہیں کہ عورت ملازمت نہ کرے۔ اگر خود ضرورت محسوس نہ کرے تو خواتین کو ملازمت اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ شوہر کو تو بیوی کی حلال کمائی میں سے کچھ نہ لینے کا پابند بھی بنایا گیا ہے۔ عورت ملازمت کے دوران جو کماتی ہے وہ اُس کی اپنی آمدن ہے اور اسے گھر

میں خرچ کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ بیوی کتنی دولت مند کیوں نہ ہو لیکن بیوی کو روٹی، کپڑہ اور مکان مہیا کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے۔

شادی بیاہ:

دفعہ 16 کے مطابق ریاستیں اس بات کے پابند ہیں کہ خواتین سے متعلق شادی بیاہ اور خاندانی تعلقات کے حوالے سے تمام امتیازات کا خاتمہ کرے۔ شادی میں برابری رائے، شوہر کا انتخاب، اپنی مرضی سے شادی کرنے کی اجازت، شادی کے بعد مساوی ذمہ داریاں اور ازدواجی تعلق ختم کرنے کا مساوی حق، بچوں کے حوالے سے مساوی ذمہ داریاں، بچوں میں وقفہ کے حوالے سے مساوی حق، ملکیت اور نظم و نسق کے مساوی حقوق وغیرہ کو یقینی بنانا ریاستوں کی ذمہ داری ہے۔

خواتین کا شادی کرنا اُن کا حق ہے اور شادی میں عورت کی مرضی معلوم کرنا بھی اُس کا حق ہے۔ صحیح بخاری کی جلد سات کے باب 43 کی 69 حدیث نبوی ﷺ ہے کہ ”ایک خاتون کو اُس کے والد نے اُس کی مرضی کے خلاف شادی پر مجبور کیا اور وہ خاتون حضور ﷺ کے پاس چلی گئی۔ آپ ﷺ نے اُس شادی کو ناجائز قرار دیا۔“ امام ابن حنبل کے مطابق حدیث 736 اور 7396 میں روایت ہے ”مسلمانوں میں سب سے اچھے وہ ہیں جو کر دار اور برتاؤ میں اچھے ہیں اور جو اپنے اہل خانہ اور بیویوں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔“ بطور ماں خواتین کو اسلام نے بہت مقدس مقام دیا ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔“ سورۃ لقمان کے آیت 14 کے مطابق ”ہم نے اُس کو اُسکے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اُس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اُسے حمل میں رکھا اور اُسکی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے۔“ قرآن اور حدیث میں یہ بات ثابت ہے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ حضور پاک ﷺ کے ارشادات کے مطابق تین چوتھائی حصہ محبت و پیار ماں کے حصہ میں ہے اور ایک چوتھائی باپ کے حصہ میں۔ بہن کی حیثیت سے بھی خواتین کے کئی حقوق ہیں۔

سیاسی حقوق:

دفعہ 7 اور 8 کے مطابق خواتین کے ساتھ سیاسی اور عوامی میدان میں امتیازی سلوک کا خاتمہ ریاستوں کا فرض ہے۔ انہیں مرد کے مساوی ووٹ کا حق اور بطور امیدوار حصہ لینے کا حق دینا ہوگا۔ پالیسی سازی میں خواتین کی شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ سیاسی معاملات سے متعلق سرکاری وغیرہ سرکاری اداروں میں شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ ملک کے بین الاقوامی امور نمٹانے میں خواتین کو مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ دفعہ 3 کے مطابق ریاستیں قانون سازی سمیت ایسے تمام اقدامات

کی پابند ہیں جن سے خواتین کو سیاسی، سماجی، معاشی اور ثقافتی میدانوں میں مردوں کے مساوی حقوق اور آزادیاں حاصل ہوں۔ اسلام میں خواتین کو کوئی سیاسی حقوق حاصل ہیں اور قرآن و احادیث سے ثابت ہیں۔ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 29 کے مطابق ”مومن مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کے مددگار، معاون اور دوست ہیں۔“ ان کا یہ تعلق ایمان، ہمدردی اور مدد میں ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد و زن دونوں سے بیعت لی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر مہر کی بالائی حد مقرر کرنے کے بارے میں کہا تو مجمع میں پیچھے بیٹھی ایک خاتون اعتراض کرنے لگی کہ قرآن مجید میں تو سورۃ النساء کی آیت 20 میں ارشاد ہے کہ تم اپنی بیوی کو پورا خزانہ یا سونے کا ڈھیر دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خواتین شرعی پردہ میں مردوں کے مجمع میں بیٹھ سکتیں ہیں۔ اسلام میں خواتین بوقت ضرورت مجاہدین کی مرہم بنی، پانی پیلانے کے علاوہ علم، وعظ و نصیحت اور نواز و معیاریں وغیرہ میں (بشرطیکہ ان کے لئے جگہ علیحدہ ہو) حصہ لے سکتیں ہیں۔

1۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کر کے جملے مکمل کریں:

2- کالم ملائیں:

۱۔ بچوں کے حقوق پر عوامی آگہی کیلئے پوسٹرز، بیئرز اور پلے کارڈز اٹھا کر واک کا اہتمام کریں۔

۲۔ کلاس میں ایک جید عالم کو دعوت دے کر اسلام میں بچوں اور خواتین کے حقوق پر مذاکرہ کریں۔

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE